46857 - کیا فقراء کی مدد کے لیے فیملی فنڈ کمیٹی کو زکاۃ دینی جائز ہے

سوال

میرے پاس پانچ ہزار جنی (مصری کرنسی) ہے، اور اس پر ڈیڑھ برس گزر چکا ہے، تو اس مال میں کتنی زکاۃ واجب ہے؟
اور جب مال میں سے پانچ ہزار باقی بچے اور اس پر سال گزر گیا ہو تو اس میں کتنی زکاۃ واجب ہو گی؟
ہمارے ہاں خاندان میں فیملی کمیٹی کے نام سے ایك تنظیم ہے، اور میں فقراء خاندان کے لیے کمیٹی کو کچھ رقم ادا کرتا ہوں، مجھ سے اس کی ادائیگی میں تاخیر ہو گئی ہے تو کیا میں اس کی ادائیگی زکاۃ سے کر سکتا ہوں کیونکہ یہ صدقہ جاریہ میں شمار ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سب تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں:

اول:

جس کے پاس اتنی رقم ہو جو زکاۃ کے نصاب تك پہنچتی ہو اور اس پر اسلامی سال بھی گزر جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے.

اور کرنسی میں زکاۃ کا نصاب پچاسی گرام سونے یا پھر (595) گرام چاندی کی قیمت میں سے جو قیمت بھی کم ہو اتنی رقم ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 103 - 104) اور مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 248).

اس بنا پر آپ کے پاس پانچ ہزار کی جو رقم موجود ہے وہ نصاب کو پہنچتی ہے اور اس میں زکاۃ واجب ہے.

دوم:

اور رہا اس میں واجب ہونے والی زکاۃ کی مقدار کتنی ہے تو وہ دس کا چوتھاحصہ، یعنی اڑھائی فیصد (2.5 %) اور پانچ ہزار میں سے زکاۃ کی مقدار ایك سو پچیس بنتی ہے.

سوم:

جب نصاب كى ملكيت پر ايك اسلامى سال (ہجرى) گزر جائے تو فورى طور پر اس كى زكاۃ نكالنى واجب ہو جاتى ہے، اور اس ميں تاخير كرنى جائز نہيں.

ديكھيں: الشرح الممتع (6 / 186).

تو اس بنا پر آپ كا زكاۃ كى ادائيگى ميں چھ ماہ كى تاخير كرنا بہت بڑى كوتاہى ہے، اس سے توبہ كرنى واجب ہے، اور جتنى جلدى ہو اس مال كى زكاۃ ضرور ادا كريں.

چہارم:

آپ كا يہ كہنا كہ: (اور كيا جب رقم ميں سے پانچ ہزار باقى بچ جائے اور اس پر سال بھى گزر جائے تو اس پر زكاۃ واجب ہوتى ہے)

اس كا جواب يہ ہے كہ: جب بھى سال گزرے اور آپ كے پاس نصاب كا مال موجود ہو اس ميں زكاۃ واجب ہو گى، اور جب نصاب سے مال كم ہو جائے تو اس ميں زكاۃ واجب نہيں، اور اگر پھر دوبارہ نصاب پورا ہو جائے تو اس ميں پھر زكاۃ واجب ہو جائے گى، اور سال كا حساب اس وقت سے شروع ہو گا جب نصاب كو پہنچے.

پنجم:

اور رہا مسئلہ فيملى كميٹى كو زكاۃ دينے كا اس كے بارہ ميں گزارش ہے كہ زكاۃ كے آٹھ مصارف ہيں جنہيں اللہ سبحانہ وتعالى نے مندرجہ ذيل فرمان ميں بيان كيا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

زكاۃ تو صرف فقراء، مساكين، اور اس پر كام كرنے والے، اور تاليف قلب ميں، اور غلام آزاد كرانے ميں، اور قرض داروں كے ليے، اور اللہ كے راستے ميں، اور مسافروں كے ليے ہے، يہ اللہ تعالى كى طرف سے فرض كردہ ہے، اور اللہ تعالى علم والا اور حكمت والا ہے التوبۃ (60).

اور فقراء و مساكين رشتہ داروں كو زكاۃ كى ادائيگى كرنا دوسروں كو زكاۃ دينے سے افضل اور بہتر ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مسكين پر صدقه كرنا صرف صدقه ہى ہے، اور رشتہ دار پر دو ايك تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمى "

سنن نسائى حديث نمبر (2582) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح سنن نسائى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

لہذا فيملى كميٹى ميں زكاۃ ركھنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ آپ كميٹى كے خزانچى كو يہ بتا ديں كہ يہ زكاۃ كا مال ہے، تا كہ وہ اسے زكاۃ كے شرعى مصارف ميں خرچ كرے، جو مندرجہ بالا آيت ميں بيان ہوئے ہيں، تا كہ وہ فورى طور پر اسے ادا كرنے كى كوشش كرے.

واللہ اعلم .